Regd. No. P/GDP-6
Phone No. 35

Dr. Major Zaheeruddin Kha...
(Eye Specialist), A.M.C.
Common Hospital (WG)
Sector -12,

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

قرآن مجید نمبر

محاسنِ قرآنِ مجید

کلام منظوم از بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیرِ بیضاء نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۷۴)

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

اخبار احمدیہ

اداریہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

> جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے
> (کشتی نوح)

قادیان ۲۰ احسان (جون) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور جشن تشکر کے سلسلہ میں ہنوز بیرون ملک کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔

احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قرآن مجید نمبر

بابت
۲۴ ذیقعدہ ۱۴۰۹ ھ
مطابق
۲۹ احسان ۱۳۶۸ ہش
۲۹ جون ۱۹۸۹ عیسوی

جلد: ۳۸ | شمارہ: ۲۶

شرح چندہ

سالانہ	۶۰ روپے
ششماہی	۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک	۲۵۰ روپے
فی پرچہ	۱-۲۵
خاص نمبر	چار روپے

قرآن کریم کی پرشوکت آیت مباہلہ اور ماہنامہ ہدیٰ کے خاتم النبیین نمبر پر تبصرہ

۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئمۃ الکذبین کو ایک سال کی مسنون میعاد کے ساتھ مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے خیر و برکت اور معاندین احمدیت کے لئے عبرت ناک تنبیہ کے ایسے عظیم الشان نشانات دکھائے ہیں کہ جسکی وجہ سے قرآن کریم کی آیت مباہلہ کی شوکت و عظمت میں یقیناً غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور ایک مرتبہ پھر انسانی فطرت کو جھنجھوڑ کر بتا دیا گیا ہے کہ

> سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار ؛ تشنہ بیٹھے ہو کنار جوئے شیریں حیف ہے

ماہنامہ ہدیٰ

چند روز قبل ماہنامہ ھدی نئی دہلی کا خاتم النبیین نمبر ہ کر ایک دوست نے دیا جو ۲۱۰ صفحات پر مشتمل ماہ جنوری ۱۹۸۹ء کا شمارہ ہے۔ اس کے مدیر محترم احمد مصطفےٰ صدیقی راہی صاحب ہیں آج کی تحریر اسی "ہدیٰ" پر تبصرہ کے لئے وقف کی جاتی ہے۔ مدیر ہدیٰ کا فرض تھا کہ وہ چیلنج مباہلہ کو قبول کرنے کے لئے ائمۃ المکذبین کو تحریک کرتے یا خودہی چیلنج کو قبول کر کے صداقت احمدیت کا نشان ایک سال کے اندر لعنت کی صورت میں دیکھ لیتے ایسا نہ کر کے جماعت احمدیہ پر کیچڑ اچھالنا اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ "ھدیٰ" کے مدیر محترم اور اسکی انتظامیہ نے مباہلہ سے فرار کی یہ ایک شرمناک راہ اختیار کی ہے۔ ع۔ لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا۔

تین نکات

"ہدیٰ" کا مذکورہ نمبر تین نکات پر مشتمل ہے۔ اوّل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوم۔ کیچڑ اچھالنا۔ سوم۔ ختم نبوت جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب عالیہ اور اخلاق فاضلہ کی بلندی پر مشتمل "ہدیٰ" کے مضامین کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی اختلافی بات نہیں ہے۔ تاہم ان تمام مضامین کو ایک طرف رکھا جائے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کا صرف ایک شعر رکھا جائے ؎

> بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ؛ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
> (درثمین فارسی)

اس ایک شعر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی متوازن اور روح پرور گہرائی اور گیرائی پیش کی گئی ہے اور اس میں لفظ "عشق" کا اضافہ فرما کر جس قلبی فدائیت و ندرت کا پر عظمت مظاہرہ کیا گیا ہے۔ وہ ہدیٰ کے تمام مذکورہ مضامین پر بھاری ہے۔ اگر مدیر محترم یا ان کے ہمنوا صحافی طبع آزمائی فرمانا چاہیں تو بندہ حاضر ہے ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

دوسرا نکتہ کیچڑ اچھالنے پر مشتمل ہے۔ اس سلسلہ میں "ہدیٰ" نے زیادہ تر الیاس برنی کی تحریرات کے علاوہ بعض چرائے ہوئے مضامین کا سہارا لیا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان معاندانہ کارروائیوں کے بارہا مدلل اور ناقابل تردید جوابات دیئے گئے ہیں۔ مدیر "ہدیٰ" نے یہ وہ راہ اختیار کی ہے جو معاندین صداقت ہمیشہ سے اختیار کرتے چلے آرہے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یاحسرۃً علی العباد مَا یَأْتِیهِم مِن رَسولٍ الا کانوا بہ یستھزءون کہ دنیا کے فرزندوں پر افسوس ہے کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آیا وہ ہمیشہ تمسخر اور استہزاء سے ہی اس سے پیش آیا کرتے تھے ظاہر ہے کہ جب ہر مامور من اللہ کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا تو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح اور مہدی کے ساتھ بھی معاندین یہی برتاؤ کرتے، وہ راہ جو ابو جہل عبد اللہ بن ابی بن سلول اور معاندین اسلام اور بد قسمت سلمان رشدی نے اسلام کے بزرگان کے خلاف اختیار کر رکھی ہے وہی راہ کیچڑ اچھالنے کی معاندین احمدیت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور روحانی فرزند مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام کے خلاف اختیار کر رکھی ہے ؎

> کند ہم جنس باہم جنس پرواز ؛ کبوتر با کبوتر باز با باز

ختم نبوت

کہتے ہیں کہ کچھ لوگ کوّوں کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور شور مچا رہے تھے کہ "کوا کان لے گیا" کوا کان لے گیا" کسی نے سمجھایا کہ پہلے یہ تو دیکھو تمہارے کان صحیح سلامت ہیں یا نہیں؟ یہی حالت مسئلہ ختم نبوت کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہرگز ختم نبوت کی منکر نہیں ہے۔ یہ ایک افتراء عظیم ہے۔ جو جماعت کے خلاف ایک سو سال سے کیا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ شریعت محمدیہ کے تابع "امتی نبی" اور "غیر تشریعی نبی" ہونے کا ہے اور حضور نے بار بار اس کی تعبیر بیان فرمائی ہے کہ ایسا دعویٰ ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے کبھی بھی اور کسی مقام پر بھی ختم نبوت کا انکار نہیں کیا اس کے مقابل پر جگہ جگہ وجد آفریں انداز میں ختم نبوت کا اقرار فرمایا ہے (اس سلسلہ میں "بدر" کی اسی اشاعت کے صلا، صلا پر حضور کی نہایت ایمان افروز تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔

شریعت کا حکم ظاہر پر ہوتا ہے، باطن پر نہیں ہوتا۔ مذہبی دنیا میں کسی شخص کا وہی عقیدہ تسلیم کرنا پڑتا ہے جو وہ خود بیان کرے نہ یہ کہ اس کے مخالفین اسکی طرف منسوب کریں اور کلمۂ حکمت بھی یہی ہے کہ تعبیر القول بما لا یرضی بہ قائلہ باطل۔ کہ کسی قائل کی بات کی تعبیر اس کی مرضی کے خلاف کرنا باطل ہوتا ہے فیہ مَا فیہ فافھم۔ (باقی صلا پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو

کلمات طیبات بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

"یہ سچی بات ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم قرآن نہیں آتے دماغی قوت اور ذہنی قوت قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے متقی کا معلم خدا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبیوں پر اُمیّت غالب ہوتی ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے اُمّی بھیجا کہ باوجودیکہ آپ نے نہ کسی مکتب میں تعلیم پائی۔ اور نہ کسی کو استاد بنایا پھر آپ نے وہ معارف اور حقائق بیان کئے جو دنیوی علوم کے ماہروں کو دنگ اور حیران کر دیا۔ قرآن شریف جیسی پاک کامل کتاب آپ کے لبوں پر جاری ہوئی جس کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کو خاموش کر دیا۔ وہ کیا بات تھی جس کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علوم میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ وہ تقویٰ ہی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن شریف جیسی کتاب وہ لائے جس کے علوم نے دنیا کو حیران کر دیا۔ آپ کا اُمّی ہونا ایک نمونہ اور دلیل ہے اس امر کی کہ قرآنی علوم یا آسمانی علوم کے لئے تقویٰ مطلوب ہے نہ دنیوی چالاکیاں۔

غرض قرآن شریف کی اصل غرض اور غایت دنیا کو تقویٰ کی تعلیم دینا ہے جس کے ذریعہ وہ ہدایت کو حاصل کر سکے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء)

"جب تک انسان پوری فروتنی اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھا لے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیاز مندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش نہ ہوگی۔ سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جسکو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان۔ شریر۔ خبیث النفس ارضی خواہشوں کے اسیران سے بہرہ ور ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو۔ لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے ان کو حصہ نہیں دیا جاتا ہے"

(الحکم ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء)

"ہر چند میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن اپنی تعلیم میں کامل ہے اور کوئی صداقت اس سے باہر نہیں۔"

(الحق لدھیانہ صفحہ ۹۹)

"قرآن شریف میں ناسخ و منسوخ ہرگز جائز نہیں"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۲۵)

"قرآن شریف میں سب کچھ ہے مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کو پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے تو گذشتہ سال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ اس وقت طفل مکتب تھا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اسمیں ترقی بھی ویسی ہی ہے۔ جن لوگوں نے قرآن شریف کو صرف ذوالوجوہ کہا ہے۔ انہوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی۔ قرآن شریف کو

ذو المعارف کہنا چاہیئے۔ ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں۔ اور ایک نکتہ دوسرے نکتے کا نقیض نہیں ہوتا۔ اگر زود رنج کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے۔ اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے۔"

(الحکم ۱۰؍مارچ ۱۹۰۱ء)

"قرآن شریف کے ۳۰ سیپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے۔ جس پر اگر مضبوط ہو جائیں۔ اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دُعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔"

(الحکم ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۴ء)

"پنجم قول قرآن شریف میں یہ ہے کہ جس قدر نام پروردگار کا قرآن مجید میں ہے کسی کتاب میں نہیں اور بقول مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اس کلام کا خدا سے علاقۂ محبت ثابت ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس تمام کلام میں اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے۔ کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں کہ بہت مرتبہ نام لینا اپنے پروردگار کا یہ بھی ایک بندگی ہے۔ اور یہ بندگی صرف بطفیل قرآن مجید حاصل ہوتی ہے۔

ششم قول قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر ستائش اور تعریف خدا تعالیٰ کی بانواع محامد و تکرار تذکار اس کتاب میں ہے۔ دنیا کی اور کسی کتاب میں نہیں اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل اور سب تعریفوں کا مالک اور اہل ہے۔ اور بالذات اپنی تعریفوں کو چاہتا ہے۔ پس جس کتاب الٰہی میں بدرجہ غایت اس کے محامد مذکور ہیں۔ وہی اس کی افضل کلام ہے۔ اور اس امر پر اگر کوئی مقابلہ کرے تو ہم اشتہار دے سکتے ہیں کہ جس قدر ستائش اور بزرگی حضرت باری کی قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور کسی کتاب میں مذکور نہیں۔"

(الحکم ۳۰؍اپریل)

"جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

"قرآن کریم ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتداء میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دُعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یعنی ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۵)

"قرآن شریف نے ہی سچی تہذیب دنیا کو سکھائی ہے، یہ تہذیب وہ ہے جس سے انسانیت آتی ہے اور انسان اور حیوان کے درمیان مابہ الامتیاز حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر سچے اور جھوٹے کے درمیان مابہ الامتیاز عطا ہوتا ہے۔ اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ نہیں ملا۔" (الحکم ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء)

"قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گذشتہ لوگوں کے نیک اور بد کام پیش کر کے ان کا انجام سنا دیا جائے تا وہ ترغیب اور عبرت کا ذریعہ ہوں بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے اور جتلایا گیا ہے کہ اس زمانہ کے ظالم اور شریر لوگوں کو انجام کار ایسی ہی سزائیں ملیں گی جیسی پہلے شریر لوگوں کو ملی تھیں۔ اور صادق اور راستبازوں کی ایسی فتح ہوگی جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوئی تھی۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۴۸)

جرمنی میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے جلسہ سے حضور انور کے پر جوش خطاب کا خلاصہ

جرمنی میں جماعت احمدیہ ایک سو مساجد تعمیر کرے

جرمنی کی جماعت مجھے اب اور زیادہ پیاری ہوتی جا رہی ہے

دوسری صدی میں جماعت احمدیہ ساری دنیا پر غلبہ پا لے گی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

نعروں کی گونج میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کے پنڈال میں تشریف لائے اور احباب جماعت کو سلام کا تحفہ عطا فرمایا۔

ٹھیک چار بجکر چھپن منٹ پر اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب نے خوش الحانی سے حضرت بانی سلسلہ مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا اور پھر حضور انور نے اعلان فرمایا:۔

"کہ جماعت احمدیہ لاہور نے اگلی صدی کی مبارکباد اور نشانی کے طور پر ایک پلیٹ بنا کر امیر صاحب کی معرفت بھجوائی ہے"۔ جو امیر صاحب جماعت لاہور نے حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔

بعد ازاں حضور نے فرمایا عجیب سے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا آغاز ہوا ہے۔ بلکہ اس سے کئی پہلے جون جولائی یہ صدی قریب آ رہی تھی۔ جماعت احمدیہ ... جرمنی خصوصیت سے یاد آتی رہی۔ بہر حال پاکستان کو ربوہ کو اسی طرح ہندوستان کو اور قادیان کو کچھ ایسی اولیت حاصل ہے۔ جو آئندہ کبھی ان سے کوئی چھین نہیں سکے گا۔

میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوتی رہی۔ کہ میں قادیان خود جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس مقامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا اور وہاں جا کر اس نئی صدی کی خوشی میں جماعت قادیان اور جماعت ہندوستان کے ساتھ شریک ہو سکتا۔ ابھی بھی یہ خواہش حسرت میں نہیں بدلی۔ اور کوشش ہو رہی ہے کہ اگر ایسا انتظام ہوا اور اللہ نے چاہا تو ایک یادگار جلسہ قادیان میں بھی منایا جائے گا

اس ضمن میں حکومت ہندوستان کے ساتھ گفت و شنید سے پہلے ہی قادیان کے جلسہ میں بہت سے غیر مسلم مقررین نے جن میں بعض پارلیمنٹ کے ممبران بھی شامل تھے۔ از خود ہی حکومت ہندوستان سے درخواست کی اور بڑے زور شور کے ساتھ یہ تجویز پیش کی کہ اس موقعہ پر ... ہندوستان کی حکومت کو جماعت احمدیہ کے امام کو دعوت دینی چاہیئے۔ اور انہوں نے دلکش انداز میں یہ بات کہی کہ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں جماعت احمدیہ کی برکت ہوا کرتی تھی اور ہم اگرچہ احمدی نہیں۔ تب بھی ہمیں یہ سعادت نصیب تھی۔ کہ ہم اور ہمارے بچے ان کی دعاؤں کا فیض پائیں۔

حضور نے فرمایا ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ شاید یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک ہے جس کے نتیجہ میں میں قادیان جا کر ان یادگار سالوں میں وہاں جا کر جلسہ میں شمولیت کر سکوں۔ دوسری خواہش جو پاکستان جا کر اہل پاکستان کے ساتھ جلسے میں شمولیت کی تھی۔ وہ سر دست تو پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ خدا کی تقدیر کوئی اچانک انقلاب برپا کر دے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک خواہش جانے کا تعلق ہے۔ ہم اپنی خواہش کو زندہ رکھیں گے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر خدا تعالیٰ نے اس کو منظور نہ فرمایا۔ تو ہرگز دل پہ کسی قسم کی میل نہیں آئے گی۔ کامل رضا کے ساتھ سر تسلیم خم کرتے ہوئے ہم اپنے پیارے رب کی تقدیر کو قبول کریں گے۔

حضور نے فرمایا ان دو آرزوؤں کے بعد میرے سامنے یہ سوال تھا کہ اس عظیم الشان صدی کے آغاز پر کس جلسہ میں کہاں شمولیت کروں؟ خصوصیت کے ساتھ ۲۳ مارچ کے دن کے متعلق مجھے فیصلہ کرنا تھا اہل انگلستان نے جس طرح انصار ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ محبت، خلوص، اور قربانی کے ساتھ میری ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں مدد کی ہے۔ یہ ایسی عظیم الشان تاریخی سعادت ہے۔ جسے کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اہل جرمنی کی ... ان کی قربانیاں۔ ان کا ولولہ سب۔ میری نظر میں تھیں۔ مگر یہ میرے لئے ممکن نہیں تھا کہ انگلستان کا حق چھوڑ کر میں جرمنی آ جاتا۔ مگر میں آپ کو بھلا نہیں سکا کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کی جماعت میں بھی بعض ایسی خوبیاں رکھ دی ہیں کہ جن کے نتیجہ میں جرمنی کی جماعت مجھے پہلے بھی پیاری تھی۔ اور اب اور بھی زیادہ پیاری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے گو ۲۳ مارچ کے جلسہ میں تو حاضر نہ ہو سکا مگر اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ آج میں آپ کے اس تاریخی جلسے میں شمولیت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ابھی میں نے جماعت لاہور کی پلیٹ کے متعلق آپ کو بتایا تھا۔

کہ یہ نہایت اچھوتا خیال ہے اس پر حضرت مسیح موعود اور حضور کے جانشینوں کے دستخط اور منارۃ المسیح ہے۔

حضور کا تازہ رؤیا آج رات اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اس سے بھی زیادہ اچھوتا خیال دکھایا۔ اور اک عجیب اور دلچسپ رؤیا کا جرمنی کی جماعت کے ساتھ تعلق ہے خواب میں یہ تاثر شروع ہوا۔ کہ جماعت جرمنی صد سالہ جشن تشکر کے طور پر نئے انداز میں خوبصورت سا نشان یا مجسمہ بطور یادگار بنانا چاہتی ہے۔ اس میں ایک سے زائد خیالات پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ جن کے پیش کرنے کا انداز خاص ہے۔ جیسے انہوں نے یہ مینارہ بنایا ہے جو غالباً شریف خالد صاحب کی ڈیزائننگ یا برین ویئر (BRAIN WEAR) تھی کہ جس جگہ سے میں خطاب کروں۔ وہ منارۃ المسیح کی شبیہ کا ہو۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس کشفی رنگ میں منارہ دکھایا گیا اور معنوی طور پر جس مینار کی خوشخبری دی گئی تھی اس کو ظاہر نشان کے طور پر آج یہاں دکھایا گیا۔ اور اسی مینار سے میں آپ کو مخاطب کروں۔

لیکن رؤیا نے کچھ اور انداز اختیار کئے ہوئے تھے۔ اس وقت خدا تعالیٰ مجھے ایک اور نظارہ دکھاتا ہے کہ یہ بھی اچھے اظہار ہیں۔ مگر میں جو اظہار چاہتا ہوں۔ وہ اس طرح ہونا چاہیئے۔ اور اس میں ایک بلاک دکھایا گیا۔ جس طرح پلاسٹک کا بلاک ہوتا ہے مگر اس میں خم اتنے خوبصورت ہیں کہ نظر پہ جادو کر رہے ہیں۔ اور میں حیرت سے دیکھتا ہوں کہ اتنی خوبصورت چیز بھی کوئی دنیا میں ہو سکتی ہے اس بلاک پر کچھ کندہ نہیں ہے مجھے غالب کا مصرعہ۔

سوچ خرام ناز بھی کیا گل کتر گئی۔

یاد آگیا۔ ایک حیرت انگیز آرٹ کا مجسمہ تھا۔ اور اس کے اوپر دنیا کا گلوب تھا۔ میرے دل میں یہ بات چھا گئی کہ یہ نشان ہے جو اگلی صدی کا نشان ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ تعبیر نہیں آئی مگر رؤیا ختم ہوتے ہی میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اگلی صدی دوسری منزل ہے اور دوسری منزل میں تمام دنیا پر ہمارا غلبہ ہونا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلی صدی کی قربانیاں ایک خاموش موج خرام ناز کا ایک کترا ہوا گل ہیں۔ جسے ہمیشہ ہمیں اپنی نظر کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اگلی صدی کی ترقیات جو ہمیں عطا ہوتی ہیں۔ ان کا دنیا کے کسی ایک ملک سے تعلق نہیں ہوگا۔ بلکہ ساری دنیا احمدیت کا فیض پا چکی ہوگی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس خوشخبری میں شریک کروں اور یہ بتاؤں کہ آپ نے جو کوششیں کی ہیں اس صدی کے مناسبے میں اللہ تعالیٰ نے وہ بھی قبول کی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ایک بات میں یہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کاموں کا اختتام نہیں۔ آغاز ہو رہا ہے۔ یہ سال وہ منزل ہے جو پہلوں نے اپنی قربانیوں اور محنتوں سے جماعت کی ترقی کے لئے بنائی تھی اور اب اس منزل سے جو بنیاد ہم نے اٹھانی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیں دکھا رہی ہے کہ تمام دنیا پر غلبہ کا کام ہم نے ایک سو سال میں کرنا ہے تاکہ دنیا کا جو نقشہ ظاہر ہو۔ اس میں ایک دو یا تین چار جگہ نقطے روشن کر کے یہ نہ دکھانا پڑے کہ آج احمدیت یہاں یہاں قائم ہو چکی ہے، بلکہ ساری دنیا مکمل طور پر احمدیت کے غلبہ کے نیچے جمع ہو جائے۔ تاکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بتائی گئی وہ خبر

پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

عملی طور پر پورا ہوتا دکھائی دے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ جو سفید منار آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ تو ایک نشان ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی کہ تیری کوششوں سے اور تیرے بعد آنے والے غلاموں کی کوششوں سے ایک عظیم منار تعمیر ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ اس منار سے مراد ظاہری اینٹ اور پتھر کا منار نہیں تھا۔ نہ ہی یہ کوئی لکڑی کا منار ہے بلکہ اس سے مراد احمدیت کی سربلندی کا منارہ ہے اور آج عالم اسلام کی سربلندی کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بعض اسلامی ریاستوں کے استحکام کی کوششیں ہیں اس سے قطع نظر کہ ان اسلامی ریاستوں کے اندر بسنے والوں میں کیا روحانی تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔

حضور نے فرمایا ایک ملک ایران ہے جہاں اس طرف توجہ ہے اور بد قسمتی سے ایران کے سربراہوں کے اسلامی تصورات اتنے بگڑ چکے ہیں کہ اسلام کے نام پر جو کوششیں وہ کر رہے ہیں وہ اپنی ذات میں بڑی کوششیں ہیں، ظلم اور جبر کے ساتھ اسلام کا نفاذ ایک ایسی چیز ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں۔ اس بات کی کسی کو پرواہ نہیں کہ اسلام پر کیا بیت رہی ہے۔ پاکستان کو آج دنیا کے سامنے اسلام کے قلعہ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ گزشتہ گیارہ بارہ برس کے اندر اسلام کے لئے اتنی کوششیں کی گئی ہیں کہ گویا یہ اسلام کا تاریخی دور ہے اور عجیب بات ہے کہ یہی وہ عرصہ ہے جس میں پاکستان میں اتنی بدیاں نفوذ کر گئی ہیں۔ ایسے ایسے مظالم نے جڑیں پکڑی ہیں ایسے گندے ان کی اگلی پیڑھی کی پیوستہ ہو چکے ہیں ایسے سفاکی کے نمونے نظر آئے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں اس کا عشر عشیر بھی پہلے کبھی دکھائی نہیں دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہ ظاہری شریعت کا نفاذ، اسلام کی خدمت، ایک ملک کو اسلامی ملک قرار دینا یہ ہے ظاہری تصویر ہے جو بنائی جا رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک باطنی تقدیر خود بخود بنتی چلی جا رہی ہے جو ظاہری تصویر سے بالکل متضاد ہے۔

حضور نے فرمایا پس وہ منار جو ہم نے تعمیر کرنا ہے اور جس کی راہ میں ہماری نسلوں کی قربانیاں پیش کی جانے والی ہیں وہ آپ کے دلوں میں تعمیر ہوگا۔

اگر آپ کے دل میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہونے لگ جائے اگر آپ کے اعمال میں پاکیزگی پیدا ہو جائے۔ اگر آپ کی نیتیں اللہ کے لئے خالص ہو جائیں۔ اگر آپ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرنے لگ جائیں تو یقیناً آپ انفرادی طور پر اس منار کی تعمیر میں کوشاں ہوں گے جس منار کی تعمیر کی خوشخبری حضرت بانی سلسلہ کو عطا کی گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جرمنی کی جماعت بھی وہ منار تعمیر کر سکتی ہے۔ آپ کے اندر خدا تعالیٰ نے ایسی خوبیاں رکھی ہیں کہ جس کے نتیجے میں مجھے آپ سے محبت ہے۔ اور آپ سے توقعات بھی ہیں۔ آپ کے اندر قربانی کی غیر معمولی روح پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پر خلوص قربانیوں کی توفیق عطا فرماتے۔

حضور نے فرمایا جب سے میں پاکستان سے باہر آنے پر مجبور ہوا ہوں تو تب سے اب تک باہر کی جماعتوں کے جائزہ سے مجھے یہ جان کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ جرمنی کی جماعت نہ صرف آگے بڑھ رہی ہے بلکہ بہت سی آگے بڑھتی ہوئی جماعتوں کو پیچھے چھوڑ رہی ہے۔ پس رمضان میں آخری دعا سے پہلے میں نے حسب دستور فہرستوں کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا۔ کہ جرمنی ان میں سب سے آگے ہے۔ یعنی ان جماعتوں کے نام پڑھ کر رمضان کی مرکزی آخری دعا میں سنائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس دعا سے پہلے تحریک جدید کے وعدے پورے کر دیئے ہوں۔

اس سال پاکستان اوّل ہے۔ بیرون پاکستان جماعتوں میں جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ تین پہلوؤں سے۔

اوّل:۔ رمضان المبارک کی دعا سے پہلے پاکستان سے باہر جماعتوں میں سب سے زیادہ اپنا وعدہ پورا کر دینے والے افراد مغربی جرمنی کی جماعت کے تھے،

دوم:۔ تعداد وعدہ کنندگان کے اعتبار سے بھی جرمنی کی جماعت پاکستان کے علاوہ باقی سب دنیا بھر کی جماعتوں سے آگے نکل گئی ہے۔

سوم: بیرون پاکستان کی واحد جماعت ہے جس کا چندہ ایک لاکھ پونڈ سے اوپر نکل چکا ہے۔ صرف تحریک جدید ہی نہیں بلکہ دیگر چندوں میں بھی جرمنی کی جماعت آگے بڑھ رہی ہے۔

حضور نے فرمایا آپ کی اپنی ضروریات ہیں جو آپ نے پوری کرنی چاہئیں۔ اس کے لئے روپیہ روک نہیں ہے۔ مثلاً ہمبرگ کی بیت الذکر بہت چھوٹی رہ گئی ہے۔ ہمیں جگہ جگہ بیوت الذکر بنانی چاہئیں۔ ڈیزائن تیار کرتے وقت ان کی توسیع کا خیال بھی ساتھ ہی رکھنا چاہیئے۔ گزشتہ سو سال سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے طور پر سو بیوت الذکر جرمنی میں بناویں۔ اظہار تشکر کے طور پر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر تم شکریہ ادا کرنے والے بنو گے۔ تو اس سے زیادہ عطا کروں گا۔ پس اگر آپ سو بیوت الذکر بنائیں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو اس طرح برکت دے گا۔ کہ اگلی دفعہ آپ دس ہزار بیوت الذکر کے منصوبے بنانے لگیں گے۔ اور اگر دس ہزار بیوت الذکر بنائیں گے۔ تو کروڑ بیوت الذکر (باقی صفحہ ۲۰ پر)

مدراس میں جلسۂ صد سالہ جشنِ تشکر

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

مرکزی فیصلہ کے مطابق ہندوستان کے گیارہ مقامات میں جلسہ صد سالہ جشنِ تشکر کے منعقد کرنے کے تعلق سے بنگلور اور حیدرآباد کے بعد مورخہ ۲۷، ۲۸ ماہ مئی ۸۹ء بروز ہفتہ و اتوار احمدیہ مسلم مشن مدراس کے تحت نہایت شاندار رنگ میں جلسے منعقد ہوئے

مہمانانِ کرام کی آمد

اس اہم جلسہ میں شرکت کی خاطر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مع بیگم صاحبہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۷ مئی کی صبح ۹½ بجے تشریف لائے۔

ان دونوں قابل قدر ہستیوں کے استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن میں سینکڑوں کی تعداد میں احباب و مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ مہمانانِ کرام کا نہایت پُر خلوص اور پُر تپاک رنگ میں پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال کیا گیا۔ ان کے ہمراہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے ان کا بھی خوب استقبال کیا گیا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے محترم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل صدر جماعت ہائے سری لنکا مع اہلیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ تامل ناڈو کے تمام جماعتوں کے نمائندوں کے علاوہ کیرلہ۔ آندھرا اور کرناٹک سے بھی معقول تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

تشہیر

اس کانفرنس کے بارہ میں شہر بھر میں اردو اور تامل بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ خوب تشہیر کی گئی اخباروں میں اعلان شائع کئے گئے نیز انگریزی تامل میں نہایت خوبصورت دعوت ناموں کے ذریعہ بھی تامل ناڈو اور دیگر صوبوں میں تشہیر کی گئی

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

مورخہ ۲۷ مئی شام کے ۵ بجے زیرِ صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ایک عظیم جلسہ ہوا اس میں لجنہ اور ناصرات کی ممبرات نے انگریزی اور اردو میں تقریریں کیں۔

دوسرے دن کا پروگرام

مورخہ ۲۸ مئی کی صبح محترم صاحبزادہ صاحب کی موٹر سائیکلوں اور کاروں کے جلو میں ایک جلوس کی شکل میں قیام گاہ سے مشن ہاؤس تشریف لے آئے آپ کا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے پُر تپاک استقبال کیا گیا اس کے بعد آپ نے لوائے احمدیت کو لہرانے کی رسم ادا کی اس وقت بھی فضا مختلف اسلامی نعروں سے گونج رہی تھی۔

نمائش کا افتتاح

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے احمدیہ لیکچر ہال میں ترتیب شدہ مختلف زبانوں کے قرآن مجید۔ احادیث اور دیگر کتب کی نمائش کا افتتاح فرمایا۔

اس کے بعد آپ کی زیرِ صدارت مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم شریف احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے چند امور کی طرف روشنی ڈالی اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے آج سے ایک سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ۔ جماعت احمدیہ کا قیام۔ مخالفت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مختلف وعدے جات اور اس ایک سو سالہ عرصہ میں ان وعدوں کے پورے ہونے کی طرف تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس دوسری صدی میں خاص طور پر نوجوانوں اور نئی نسل کی عظیم ذمہ داریوں کے متعلق نہایت ایمان افروز انداز سے توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ روح پرور اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسۂ عام

ٹھیک چار تا پانچ بجے ایک گھنٹہ تک ظہر و عصر کی نماز باجماعت ہوئی اس موقعہ پر کبرز کے مقام کوڈیا شعبور جماعت احمدیہ اور انجمن اشاعت اسلام کے مابین آمنے سامنے مباہلہ ہوا تھا۔

اس کے بعد شام ۵½ بجے زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مکرم منیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ناصر احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ جلسۂ عام کا آغاز ہوا۔ مکرم خلیل احمد صاحب کی استقبالیہ تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے مباہلہ کے سلسلہ میں ایک طویل اور پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔

اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس۔ (ان کی اردو تقریر کا ترجمہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے سنایا) مکرم مولوی محمد علی صاحب۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل صدر جماعت ہائے سری لنکا مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور خاکسار محمد عمر نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دو خطابات کے تامل ترجمہ کی رسم اجرائی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر ختم نبوت کے موضوع پر نہایت معرکۃ الآراء تقریر فرمائی تھی جسے عرفانِ ختم نبوت کے نام سے شائع کیا گیا تھا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے خاکسار نے اس کتاب کا تامل میں ترجمہ کر کے طباعت کروائی تھی۔

اسی طرح سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کے متعلق حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ فروری و ۳ مارچ ۸۹ء کو دو نہایت اہم خطبات ارشاد فرمائے تھے ان ہر دو خطبات کا بھی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تامل میں ترجمہ کرنے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔

ان ہر دو کتب کی رسمِ اجرائی اس جلسہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمائی۔

اس کے بعد آنمحترم نے نہایت ایمان افروز اور دل کو گرما دینے والی تقریر فرمائی جس میں شروع سے لے کر آج تک جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین کی سرگرمیوں اور ان کی ناکامیوں کی طرف روشنی ڈالی اور آخر میں خلافت رابعہ کی زیرِ قیادت اکناف عالم میں تبلیغِ اسلام کے تعلق سے ہماری عظیم ذمہ داریاں بیان فرمائیں۔

اس موقعہ پر غرباء میں پارچات۔ اور نابیناؤں کو کٹ کی تقسیم محترم صاحبزادہ صاحب کے ذریعہ کی گئی۔

یہ جلسہ ۳½ گھنٹے کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

ٹی وی اور آل انڈیا ریڈیو اور اخباروں میں خبر

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ T.V اور A.I.R کے کارکنان جلسہ کے اوّل تا آخر موجود رہ کر ضروری حصے ریکارڈ کرتے رہے چنانچہ جلسہ کے ہی دن رات کے ۸-۴۰ کی خبر میں اور دوسرے دن ۶-۳۰ کو T.V میں تفصیل سے مناظر دکھائے گئے اور ہمیں بتایا گیا کہ ۴ جون بروز اتوار صبح ساڑھے ۸ بجے یہ رپورٹ نشر کی جائے گی۔

مورخہ ۳۱ مئی کی صبح ۸½ تا ۸¾ بجے پندرہ منٹ تک آل انڈیا ریڈیو نے بعض تقریروں کے حصے نشر کئے۔

مدراس کے کثیر الاشاعت اخباروں نے بھی رپورٹ شائع کی۔ اس طرح ہمارے جلسہ کی رپورٹ بفضلہ کروڑوں افراد تک پہنچی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۔/۶۰۰ روپے ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

کھونٹی بہار میں نئی جماعت کا قیام

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ بہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ مئی میں رانچی سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر کھونٹی سب ڈویژن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی جماعت قائم ہوئی یہ نئی جماعت چھ افراد پر مشتمل ہے ان نو احمدیوں کے لئے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے اور استقامت عطا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادتیں

مکرم ملک شریف احمد صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کی دونوں بیٹیوں کو اولاد سے نوازا ہے۔ عزیزہ منورہ خانم سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے ۲/۸۹ کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم شیخ غلام مسیح صاحب آف کھدرک کا پوتا اور عزیزم محمد احمد کا بیٹا ہے۔ (۲) اسی طرح عزیزہ ناصرہ شاہین کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲/۲/۸۹ کو بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم منظور احمد صاحب آف بلاری (سبھا کلیپور) کی پوتی اور عزیزم مظفر احمد کی بیٹی ہے دونوں بچوں کے نیک صالح خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

اعلاناتِ نکاح

- مکرم عبد الرؤف صاحب عاجز سرکل انچارج وارنگل نے مورخہ ۲/۴/۸۹ کو مقام پالاکرتی میں مکرم محمد باشا صاحب صدر جماعت کی نواسی عزیزہ طاہرہ بیگم کا نکاح بارہ سو روپیہ (۔/۱۲۰۰) حق مہر پر عزیزم محمد قربان علی (مکرم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ کنڈور) کے ساتھ پڑھا دس روپے امانت تبلیغ میں ادا کئے
- عزیزم منور احمد صاحب مبشر مبلغ سلسلہ قادیان سے دس روپے امانت تبلیغ میں ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۸۹ء کو میرے بھائی مکرم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر ابن مکرم عبد اللطیف صاحب مبلغ بنارس [illegible] مولوی شیخ حمید اللہ صاحب

مرحوم لولاب کشمیر سے بعوض ساڑھے چھ ہزار ۔/۶۵۰۰ روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھا ان رشتوں کے روحانی جسمانی اعتبار سے نہایت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

تقریب رخصتانہ

قادیان ۱۵/۵/۸۹ بعد نماز عصر مکرم ذو الفقار احمد صاحب کی بڑی بیٹی عزیزہ عطیہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی موصوفہ کے نکاح کا اعلان اس سے قبل عزیزم مرزا افضل علی بیگ صاحب ولد مکرم مرزا انجم علی بیگ صاحب آف مانیکا گوڈا کے ساتھ ہو چکا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز مسجد مبارک سے ہوا جہاں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے دعا کرائی وہاں سے بارات مکرم ذو الفقار احمد صاحب کے گھر پر پہنچی۔ تلاوت قرآن کریم اور درِّ ثمین کی دعائیہ نظم کے بعد محترم ملک صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کروائی مکرم ذو الفقار احمد صاحب نے امانت تبلیغ میں دس روپے ادا کئے۔ رشتہ کے روحانی جسمانی اعتبار سے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے

(ادارہ)

دعائے مغفرت

عزیز شریف الحسن صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ نور جہاں بنت مکرم محمد عادل صاحب دہن سنگھ پور ضلع فتح پور (یوپی) بعمر ۱۳ سال بعارضہ بخار چند یوم بیمار رہ کر ۲۵/۵/۸۹ کو اللہ کو پیاری ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ نیک سیرت والدین کی فرمانبردار خدمت کرنے والی تھیں احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور والدین بہن بھائیوں کو مرحومہ کی ناگہانی جدائی سے جو صدمہ پہنچا ہے ان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

خلاصہ خطبہ جمعہ : بقیہ صفحہ ۶

یا جتنی بھی خدا تعالیٰ توفیق دے اسی حد تک آپ کو منصوبے بڑے کرنے پڑیں گے۔ حضور نے فرمایا جماعت میں برکت پیدا کرنے کا ایک بہت ہی آزمودہ نسخہ مساجد کی تعمیر کا ہے۔ مساجد کی تعمیر کے ساتھ ان کی آبادی کا گہرا تعلق ہے مساجد بنائیں تو پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح برکتیں نازل کرتا ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنی مجالس کے وقار کو بحال کریں یہ فیصلے کریں کہ آپ کس غرض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اگر آپ خدا کی رضا کی خاطر اکٹھے ہوئے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی یاد کو تازہ کریں مساجد کے آداب کو بحال رکھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ کی بنیادیں تعمیر کرنا شروع کیں تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھو۔ حضور نے فرمایا یہ جلسہ بھی ایک رنگ میں عبادت ہے اس لئے کہ اس کا کوئی اور مقصد نہیں ہے اور ہے بھی یہ عظیم الشان جلسہ یعنی جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ ہے یہ نہ کریں کہ جیسے پنجابی میں محاورہ ہے۔ سرپنچوں کا کہا سر ماتھے پر لیکن پرنالہ وہیں رہے گا۔ حضور نے فرمایا ہمارے پنجابی مزاج میں یہ بات داخل ہے کہ نصیحت بڑے غور سے سنتے ہیں مگر ادھر نصیحت ختم ہوئی ادھر پھر وہی بات ہوگئی اور اس میں بعض اوقات ارادے کا نہیں بلکہ عادت کا دخل ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی گندی عادتیں چھوڑنی ہیں۔ جن ممالک میں آپ آئے ہیں ان کو اپنی نماز کے مقدس آداب سکھانے ہیں۔

آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ر جون ۱۹۸۹ء)

قرآن کریم میں پیشوایانِ مذاہب کا احترام

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان!

قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے

اسلام امن و شانتی کا مذہب ہے اور قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات اور الٰہی شریعت ہے اور اس کی تعلیمات ہیں ہم کو زندگی میں پیش آنے والے تمدنی و معاشرتی واقتصادی مذہبی مسائل کا ایک حل اور اصولی راہنمائی ملتی ہے۔

مذہبی اختلافات اور انکا حل

آجکل دنیا کی جو سیاسی صورت حالات ہے وہ باہمی قتل و خونریزی کی وجہ سے سخت بے چینی اور تشویش کا موجب ہے۔ دور کیوں جائیں خود ہمارے اپنے ملک بھارت میں جو مختلف مذاہب و عقائد کے بسنے والے شہریوں کا وطن ہے آئے دن اس کے بعض حصوں میں فرقہ وارانہ فساد ہوتے رہتے ہیں کہ ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے بعض افراد دوسرے مذاہب والوں کے مذہبی جذبات کا لحاظ نہیں رکھتے اور ان کے پیشوا نبی رسول۔ رشی منی کی صحیح عزت نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات بعض فتنہ پرور دوسرے دھرم کے پیشواؤں کی ہتک و تذلیل کرنا موجب فخر سمجھتے ہیں جس سے دوسرے فرقہ کے لوگوں کو اشتعال آتا ہے تو وہ جوش میں آکر اور ہوش کو کھو کر فتنہ و فساد پر تل جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ معصوموں کی جان و مال اور عزت کی تباہی و بربادی کی صورت میں نکلتا ہے!

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس مذہبی منافرت کے جذبہ کو دور کرنے اور باہمی رواداری اور محبت و پریم کے جذبات کو فروغ دینے کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں فرمایا کہ ہمارا خدا ربّ العالمین ہے اسی کی ربوبیت تامہ نے ہر ملک و قوم کے اندر لوگوں کی اصلاح و راہنمائی کے لئے اپنے نبی و رسول بھجوائے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

(الف) وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ

(ب) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل)

کہ ہم نے ہر قوم میں اپنے مصلحین اور ریفارمر بھیجے ہیں جنہوں نے توحید الٰہی اور عبادت الٰہی کی تعلیم دی اور انہیں شرک اور بدعت اور بدیوں اور برائیوں سے بچنے کی تعلیم دی اسی طرح گوربانی میں بھی آیا ہے ؎

ہر جگ جگ بھگت اُپایا
پیج رکھدا آیا رام راجے
جن ستگر سیکے نہ پایو
جن ستگور سیتے نہ پایا
کبیر ہو نگرا رام اللہ تا کا
سب گور پیر ہمارے
سنت کی نندا کرے نہ کوئی
جو نندے تس بیت نہ ہوئے

پس جب ہر قوم اور ہر جاتی میں مہاپرش اور خدا کے پیارے آئے ہیں تو باہمی محبت و پیار پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر قوم و مذہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کی عزت و تکریم کی جائے چنانچہ اس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔

”یہ اصول نہایت پیارا امن بخش صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی حرمت و عزت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا اور یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“ (تحفہ قیصریہ)

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس کے مطابق عقیدہ رکھتی ہے اور عمل کرتی ہے اس لئے جماعت کے تعلقات ہندو سکھ بھائیوں اور دوسری اقوام سے خوشگوار ہیں اور اس محبت بھری اور امن پسندانہ تعلیم کو پھیلانے کے لئے ہم ہر سالی جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کرتے ہیں اور ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف دھرموں کے نمائندگان اور اسکالرز اپنے اپنے رشیوں منیوں مہاپرشوں اور گوروؤں کے پوتر جیون اور پاک تعلیم کو پیش کر کے پریم اور رواداری کا ایک گلدستہ تیار کرتے ہیں اور یہی وہ اصول ہے جس کو اپنا کر ہی مذہبی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ سیرت پیشوایان مذاہب کے ان جلسوں کے نتیجہ میں مذہبی تعصب کم اور محبت و رواداری کے جذبات ترقی پا رہے ہیں اور اتحاد مذاہب کے لئے فضا دن بدن سازگار ہو رہی ہے جماعت احمدیہ کے ایسے ہی جلسوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ عرصہ قبل ایڈیٹر صاحب اخبار ملاپ نے لکھا تھا:۔

”یہ خوشی کی بات ہے کہ اب غلط فہمی کے بادل چھٹتے چلتے ہیں چنانچہ اہل ہند رفتہ رفتہ حقیقت آشنا ہو رہے ہیں۔ ماضی قریب میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر ہندو اور دیگر غیر مسلم عربی نبیؐ کی نعت خوانی کر رہے ہیں تو دوسری طرف بہت سے معزز۔ تعلیم یافتہ مسلمان کھلے دل سے حضرت کرشن جی کی مدحت طرازی میں مصروف ہیں۔ اور یہ امر اقوام ہند کے باہمی اتحاد و اتفاق کے واسطے نہایت مبارک اور اہم ہے کیونکہ ترقی اور آزادی ہند کا انحصار اسی پر ہے۔“

(اخبار ملاپ کرشن نمبر اگست ۱۹۳۹ء)

ضمناً یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں قرآن مجید میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کا ذکر ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شری کرشن جی کے بارہ میں فرمایا ہے۔ کَانَ فِی الْهِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ کَاهِنًا۔ (دیلمی قلمی) کہ ہندوستان میں ایک سانولے رنگ کا نبی گزرا ہے جس کا نام کہنیا کاہن یعنی کرشن تھا پس ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ باقی انبیاء کی طرح حضرت کرشن جی کی بھی دل سے عزت و تکریم کرے۔

اسی طرح شری گورو نانک دیو جی کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے ؎

گورو نانک عارف مرد خدا
راز ہائے معرفت را راہ کشا

حضرت نانک معرفت الٰہی کے خزانہ تھے جنہوں نے معرفت کے راز کے راستے کھولے۔

خدا کرے کہ ہم سب جو مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں ہر دھرم و مذہب کے رشی منی۔ نبی اور رسول اور پیشوا کی دل سے عزت و تعظیم کرنے والے ہوں تاکہ دنیا میں امن و شانتی کی فضا پیدا ہو آمین۔

درخواستہائے دعا

۰۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب آف سورو کی بڑی ہمشیرہ کا ٹخنے کی ہڈی کا اپریشن ہونے والا ہے آپریشن کی کامیابی کے لئے نیز اپنی دیگر مشکلات سے رہائی پانے کے لئے۔ اسی طرح مکرم غلام محمد صاحب آف سورو ضلع پریشانیوں سے نجات کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا کرتے ہیں۔

خاکسار: [illegible] علی خان
متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات

مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن کریم کامل شریعت ہے جس میں انسان کی دینی اخلاقی روحانی تمام ضروریات لبصورت عالم روحانی موجود ہیں جو انسان کو ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے اس میں غیر محدود خزانے کی شکل میں جمع فرمادی ہیں ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
(درثمین)

غرض قرآن شریف ایک ایسا روحانی عالم یا غیر محدود خزانہ ہے جس میں سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نئے سے نئے خزانے نکلتے رہیں گے قرآن مجید کی کئی آیات میں خدا تعالیٰ نے اس مضمون کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

قرآن مجید کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کی اُمت خیر اُمت ہے اور قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی ارفعیت کی بلند ترین شان آپ کے مقام خاتم النبیین کو قرار دیا ہے جس کا فیضان تمام دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں اعلیٰ افضل اکمل اور اتم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت کے بعد تمام روحانی فیضان آپ کی پیروی سے وابستہ فرما دیا ہے آپ کے مقابلہ میں آپ کے دشمن مقطوع النسل ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جہت اور ہر پہلو کے لحاظ سے صاحب کوثر ہیں تاریخ عالم اس امر پر شاہد ہے کہ قرآن مجید کا یہ اعلان وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ حرف بحرف سچ ہے اسلام کے علاوہ کسی مذہب کے ماننے والے نہیں کہہ سکتے کہ ظہور اسلام کے بعد یہ اعلان کبھی غلط گیا ہو قرآن مجید نے آنحضرت کی تعلیم کو روحانی اعتبار سے حیات آفریں قرار دیا ہے اور جسمانی مدارج تکمیل کے مقابلہ میں روحانی مدارج تکمیل بیان فرما کر دونوں میں زبردست مطابقت ثابت کی ہے جو خدا تعالیٰ کی صفت احسن الخالقین کی صنعت گری کا بیّن ثبوت ہے۔

وہ لوگ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے عظم رمیم کی طرح تھے انہیں جابجا قرآن کریم نے اُمّی۔ کالانعام اموات وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا ہے اپ کی زندگیوں میں یہ تو گویا قبروں میں میت کی طرح زیر زمین مدفون تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیضان صحبت سے زندہ ہوئے وحشی سے انسان بنے پھر با اخلاق بنے اور با اخلاق سے با خدا بنے اور خدا نما بن گئے اور تمام روحانی مدارج سے درجہ بدرجہ سرفراز ہوئے اور علمی نور مراتب سے بہرہ یاب ہوئے اُمت کے خواص تو مثیل انبیاء کی طرح بنے اپنے تمام صحابہ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ آسمانِ روحانیت کے ستارے ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا سکو گے۔ ہر دور میں بیشمار صلحاء شہداء۔ اقطاب اولیاء و مشائخین و مجددین گزرے ہیں دنیا میں جہاں بھی مسلمان مقیم رہے ہوں کسی علاقہ میں چلے جاؤ ایسے بزرگوں کے بے شمار ان گنت قبور ونشانیاں شہادت دے رہے ہیں کہ قرآن مجید کا فیض روحانی دنیا میں ہمیشہ جاری وساری رہا ہے اور رہتی دنیا تک جاری رہے۔ چنانچہ یہ زمانہ جس میں پھر دنیا میں ضلالت چاروں طرف چھا گئی تھی اس کے احیاء کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو مسیح و مہدی بنا کر ان کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا فیضان جاری فرمایا ہے۔ اور (آخرین منہم لما یلحقوا بہم) کا مبارک گروہ جو صحابہ کے مثیل روحانی ہیں جن کے ذریعہ اس زمانہ میں بھی فیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو چکی ہے جو ثبوت ہے اس امر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روحانی فیضان کسی زمانہ میں بھی ختم نہ ہوگا بلکہ تا قیامت بفضلہ جاری وساری رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند تھے ان کے قرآن کی روحانی تاثیرات کے بارہ میں چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جو بے حد ایمان افروز ہیں:-

(۱) "میرا دل یقین سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن شریف تمام برکات دینیہ کا مجموعہ ہے"۔

(۲) "لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے .... اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجود کو اون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں دنیا اُن سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر اور بلند تر ہیں خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کے درودیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک میدان میں اُن کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ اُن کا ہے"۔

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۴-۲۳)

(۳) "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ وافضل سب نبیوں سے اور اتم واکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۲۳ حاشیہ در حاشیہ ۱)"

غرضیکہ قرآن روحانیت کا ناپیدا کنار سمندر ہے مبارک ہیں وہ جو اس کے ذریعہ حیات جاودانی پاتے ہیں و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۳۶۸ہش / ۱۹۸۹ کے لئے (۱) کتاب کشتی نوح تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) ظہور امام مہدی مرتبہ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ مقرر کی گئی ہے۔

جملہ مبلغین و معلمین کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریان تبلیغ اپنے اپنے حلقہ کے اُمیدواران کی فہرست جلد مرکز بھجوائیں۔

اس امتحان کی تاریخ ۲۴؍ستمبر بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا دونوں کتب نظارت اشاعت سے پانچ روپے قیمت پر مل سکتی ہیں ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ختم نبوت اور جماعت احمدیہ

یہ ایک اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر والہانہ ایمان رکھتی ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں اور احمدی مسلمانوں کے درمیان اختلاف اس بات پر ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلی نبی ہیں جو مستقل نبی ہیں اُن پر انجیل نازل ہوئی اور اُن کا کلمہ بھی غیر احمدی علماء لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ پڑھتے ہیں۔ یا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ہیں جن کا دعویٰ محض اُمتی نبی ہونے کا ہے۔ اور یہ دعوے ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ یہ اختلاف تعین شخصیت اور وفات و حیات مسیح کا اختلاف ہے نہ کہ ختم نبوت کا اختلاف۔ اس صداقت کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زبان قلم حقیقت رقم سے ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے ساتھ ہی "بدر" کے اسی شمارہ کا اداریہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ——— (ایڈیٹر)

فرمایا:

۱۔ "سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ امت جس کے حقیر سے حقیر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اللّٰھم صل علٰی نبیک وحبیبک وافضل الرسل خاتم النبیین محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۶)

۲۔ "میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے خلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے یہ خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے۔ اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔"

(کرامات الصادقین [illegible])

۳۔ "ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھوں اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷)

۴۔ "میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

۵۔ "اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول (سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام رسولوں سے بہتر اور سب رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ اور افضل ہیں ہر ایسے انسان سے جو آئندہ آئے یا گذر چکا ہو۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۷)

۶۔ "تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں۔ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ اور درود و سلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوقات اور ہر ایک پیدائش میں سے بہتر ہے اور خاتم الانبیاء اور فخر الاولیاء ہے۔"

(نور الحق صفحہ ۱)

۷۔ "وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا اس ہمارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸)

۸۔ "مجھ کو خدا کی عزت و جلال کی قسم کہ میں مسلمان ہوں۔ اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور میں ایمان رکھتا ہوں اس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸)

۹۔ "درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ اور آپ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں۔ اور آپ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ اہل جہان کے لئے۔"

([illegible])

۱۰۔ "اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر دلیری کیوں ہے۔ کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنے کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے۔ اور اہل قبلہ ہے۔ اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ [illegible])

۱۱۔ "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۸۳)

۱۲۔ "قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرت نے لا نبی بعدی فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵)

۱۳۔ "قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ مگر ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء ٹھہراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جو صحیح مسلم وغیرہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ وہاں حقیقی نبوت مراد ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ٹھہر سکتے ہیں۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ [illegible])

۱۴۔ "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۷)

۱۵۔ "قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا ہے۔"

(اربعین [illegible] صفحہ ۲۴)

۱۶۔ "ہم [illegible] اور

کا مل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

۱۷۔ "ہمارے عقیدے کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

۱۸۔ "ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ جناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں ۔ تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵)

۱۹۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا ۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا ۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۶)

۲۰۔ "صرف وہ نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے ۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں

اُمتی بھی قرار دے دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے ۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ نبوت بباعث اُمتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں ۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۷۸)

۲۱۔ "ہم مسلمان ہیں ایمان رکھتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان مجید پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں ۔ اور وہ سب دینوں سے بہتر دین لائے ۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں ۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶)

۲۲۔ "پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سید و مولیٰ غمی پناہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۲۱)

۲۳۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ۔"

(پیغام امام صفحہ ۳)

۲۴۔ "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افتراء عظیم ہے ۔ ہم جس قوت یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین رکھتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے ۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

۲۵۔ "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں ۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا ۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو ۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

۲۶۔ "ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

۲۷۔ "وان نبینا خاتم الانبیاء ولا نبی بعدہٗ اِلّا الذی ینور بنورہٖ ویکون ظہورہٗ ظل ظہورہٖ ۔"

(الاستفتاء صفحہ ۲۲)

۲۸۔ "اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی ۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے ۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

۲۹۔ "خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے ۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے ۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

۳۰۔ "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا ۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے ۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے ......

...... اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں ۔ اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے ۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے ۔ اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا ۔ اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے ...... ان معنوں میں میں نبی بھی ہوں اور اُمتی بھی تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا ۔ ورنہ وہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے وہ اُمتی کیونکر بن سکتے ہیں ۔ کیا آسمان سے اُتر کر نئے سرے سے وہ مسلمان ہونگے ۔ کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے ۔"

(مکتوب نوشتہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

صدیق نے اس سلسلہ میں مولانا مودودی صاحب کی کتاب ختم نبوت نقل کر دی ہے حالانکہ ان کے واجب الاحترام بزرگ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نے لکھا ہے کہ :۔

"مودودی صاحب کا کتاب وسنت کا بار بار ذکر فرمانا محض ڈھونگ ہے ۔ وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ سنت کو مانتے ہیں بلکہ وہ خلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں ۔ اور اسی پر لوگوں کو چلا کر دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں ۔"

(کتاب مودودی دستور صفحہ ۲۶)

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں + ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

بہر حال "صدیق" کے مدیر محترم اور نامور صحافی کا ہم احترام کرتے ہیں ۔ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک سمجھ عطا فرمائے اگر وہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے تو ضرور محسوس کریں گے کہ چیلنج مباہلہ سے خوف کھا کر موصوف نے جماعت احمدیہ پر جو کیچڑ اُچھالا ہے وہ اُن کی غلطی ہے ۔

مجھے پیار کیوں ہے اُن سے جنہیں نفرتیں ہیں مجھ سے + یہ عجیب داستاں ہے میرے جی سے پوچھ

(رشید الحق فضلی)

دوسری قسط

مباہلہ کی حقیقت قرآن و سنت کی روشنی میں

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

ابن اسحاقؒ اپنی مشہور کتاب سیرت میں لکھتے ہیں اور دوسرے مؤرخین نے بھی اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ نجران کے لوگ انہوں نے بطور وفد کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ساٹھ آدمی بھیجے تھے جن میں چودہ شخص ان کے سردار تھے۔ ..... لیکن پھر ان میں بڑے سردار تین شخص عاقب جو امیر قوم تھا اور عقلمند سمجھا جاتا تھا اور صاحب مشورہ تھا اور اسی کی رائے پر یہ لوگ مطمئن ہو جاتے تھے اور سید جو ان کا لاٹ پادری تھا اور ابو حارثہ جو مدرس اعلیٰ تھا یہ بنو بکر بن وائل کے عرب قبیلے میں سے تھا لیکن نصرانی بن گیا تھا اور رومیوں کے ہاں اس کی بڑی آؤ بھگت تھی اس کے لئے انہوں نے بڑے بڑے گرجے بنا دیئے تھے اور اس کے دین کی مضبوطی دیکھ کر اس کی بہت کچھ خاطر مدارات اور خدمت و عزت کرتے رہتے تھے۔ یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و نشان سے واقف تھا اور اگلی کتابوں میں آپؐ کی صفتیں پڑھ چکا تھا۔ دل سے آپ کی نبوت کا قائل تھا۔ لیکن نصرانیوں میں جو اس کی تکریم و تعظیم تھی اور وہاں جو جاہ و منصب اسے حاصل تھا اس کے چھن جانے کے خوف سے راہ حق کی طرف نہیں آتا تھا۔ غرض یہ وفد مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا ..... صحابہ کہتے ہیں کہ ان کے بعد ان جیسا باشوکت وفد کوئی نہیں آیا۔ ان کی نماز کا وقت آ گیا تو آپؐ کی اجازت سے انہوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے مسجد نبوی میں ہی اپنے طریق پر نماز ادا کر لی۔ بعد نماز کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی گفتگو ہوئی۔ دوسرے سے بولنے والے یہ تین شخص تھے۔ ابو حارثہ بن علقمہ، عاقب یعنی عبد المسیح اور سید یعنی ایہم یہ گو شاہی مذہب پر تھے لیکن کچھ امور میں اختلاف رکھتے تھے۔ حضرت مسیحؑ کی نسبت تینوں خیال ان کے تھے یعنی وہ خود خدا ہے اور خدا کا لڑکا ہے اور تین میں سے کا تیسرا ..... خدا تعالیٰ ان ظالموں منکروں کے قول سے پاک اور بلند ہے۔ ان کے تمام عقائد کا بطلان قرآن کریم میں اترا۔ جب یہ تینوں پادری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کر چکے تو آپؐ نے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا ہم تو ماننے والے ہیں ہی۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں تمہیں چاہیئے کہ اسلام قبول کر لو۔ وہ کہنے لگے ہم تو آپ سے پہلے کے مسلمان ہیں۔ فرمایا نہیں ...... تم خدا تعالیٰ کی اولاد مانتے ہو۔ صلیب کی پوجا کرتے ہو۔ خنزیر کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا اچھا پھر یہ تو فرمایئے کہ حضرت عیسیٰؑ کا باپ کون تھا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اس پر خاموش ہو رہے اور سورۃ آل عمران کی شروع سے لے کر اسی سے اوپر تک کی آیتیں ان کے جواب میں نازل ہوئیں۔ ابن اسحٰق رح ان سب کی مختصر سی تفسیر بیان کر کے پھر لکھتے ہیں کہ آپؐ نے یہ سب تلاوت کر کے انہیں سمجھا دیئے۔ اس مباہلہ کی آیت کو پڑھ کر آپ نے فرمایا۔ اگر نہیں مانتے تو آؤ مباہلہ کو نکلو۔ یہ سن کر وہ کہنے لگے اے ابو القاسمؐ! ہمیں مہلت دیجئے کہ ہم آپس میں مشورہ کر لیں پھر ہم اس کا جواب دیں گے۔ اب تنہائی میں بیٹھ کر انہوں نے عاقب سے مشورہ لیا جو بڑا دانا اور عقلمند سمجھا جاتا تھا۔ اس نے اپنا حتمی فیصلہ ان الفاظ میں سنایا کہ اے جماعت نصاریٰ تم نے یقین کے ساتھ اتنا تو معلوم کر لیا ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے سچے رسول ہیں تو یہ بھی تم جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی تم سن چکے ہو۔ اور تمہیں بخوبی علم ہے کہ جو قوم نبی کے ساتھ ملاعنہ کرتی ہے نہ اس کے بڑے باقی رہتے ہیں نہ چھوٹے بڑے ہو سکتے ہیں۔

لئے مسلمانوں اور نجران کے عیسائیوں کے درمیان ہونے والے اس مناظرہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس موضوع پر بھی بحث ہوئی کہ آیا محمد ہی وہ نبی ہیں جس کی کتب سماویہ میں پیشگوئیاں ہیں یا وہ اس کے بعد آنے والا ہے۔ جس کا نام احمد ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ بحث میں حصہ لینے والوں میں سے ایک فریق کا دعویٰ تھا کہ قیامت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دو نبی ہوں گے ایک محمدؐ اور دوسرا احمدؐ اور دوسرے فریق کا دعویٰ تھا کہ یہ ایک ہی پیغمبر کے دو نام ہیں۔ چنانچہ اسی بحث کو نقل کرتے ہوئے علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں علامہ طبرسی کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

"(عاقب نے حارثہ سے) کہا تو اسے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو قریش کا پیغمبر سمجھتا ہے۔ پس تو نے جو تاثر لیا حق ہے جو کہ غلطی سے ملا ہوا ہے (یعنی وہ صرف قریش کے نبی نہیں بلکہ ساری دنیا کے نبی ہیں) اس نے کہا کیوں؟ کیا تو اس کی نبوت و رسالت کی ان سب باتوں کو نہیں مانتا۔ عاقب نے کہا کیوں نہیں؟ اللہ کی قسم لیکن وہ دونوں (محمد اور احمد) دو نبی اور دو رسول ہیں جو اللہ کے مسیح اور قیامت کے درمیان ایک دوسرے کے درمیان ہوں گے۔ ان میں سے ایک کا نام اپنے صاحب کے نام سے ملتا ہوا ہے۔ محمد اور احمد ان میں سے پہلے نبی کی بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور دوسرے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ...... حارثہ نے کہا پس یہ تیرے نزدیک اے ابا واثلہ یہی بات ہے کہ یہ دو نام (محمد اور احمد) دو الگ شخصیتوں کے ہیں جو دونوں نبی اور رسول ہیں اور دو مختلف زمانوں میں ہوں گے عاقب نے کہا ہاں۔ حارثہ نے کہا کہ اس میں

حاشیہ

تجھ کو شک یا کوئی تردد خیال تو نہیں۔ عاقب نے کہا ہرگز نہیں۔ قسم ہے مجھے اپنے معبود کی یقین جان کہ یہ دن سے بھی زیادہ روشن ہے اور پھر اس نے سورج کی طرف اشارہ کر کے کہا یعنی اس سے بھی زیادہ روشن اور واضح۔ (ناقل) ...... سید (وفد نجران کے تیسرے نمائندہ۔ ناقل) نے کہا میں ایک تیسرے ماخذ (کتاب [illegible] اسحٰق) تذکرہ کی تائید کرتا ہوں۔ کیا [illegible] نہیں جو اہل سریانی (شام) کی زبان سے عربی زبان میں منتقل ہوئی ہے یعنی [illegible] شمعون بن حمون الصفا جس کے وارث شمعون سے اہل نجران ہوئے سید نے کہا کہ کیا اس میں ایک طویل کلام کے سلسلے میں نہیں کہا ہے کہ جب زمین داریاں مضطرب ہو جائیں گی اور بڑے لوگ گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے فارقلیط کو اپنی رحمت اور عدل کے ساتھ بھیج دے گا۔ عرض کی گئی کہ فارقلیط کون ہے؟ اس خدا کے مسیح نے فرمایا احمد نبی خاتم اور وارث وہی ہے جس پر اللہ اس کی زندگی میں بھی برکت اور رحمت دے اور بھیج دیگا جو آخری زمانہ میں ہوگا اور اس کی خلافت کو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ میں مضبوط کریگا اور اس کے اہل بیت کی اولاد میں اسے رکھے گا یہاں تک کہ اسے تمام خشکی پر پھیلا دیگا۔ ..... پس وہ نبی آنے والا ہے اور محمدؐ کے بعد رہنے والا ہے۔ اس کا نام محمد سے مشتق ہے اور وہ احمد ہے جس کے نام کی رسالت اور نبوت کے خاتمہ کی خبر مسیح علیہ السلام نے دی ہے"۔

(بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۳۰ تا صفحہ ۱۳۲)۔

(باب المباہلہ زیر تفسیر سورۃ الصف آیت ۶)

بلکہ سب کے سب جڑ بنیاد سے اکھیڑ کر پھینک دیئے جاتے ہیں۔ یاد رکھو! اگر تم نے مباہلہ کے لئے قدم بڑھایا تو تمہارا ستیاناس ہو جائے گا۔ پس اگر تم اپنے دین کو قبول کرلو۔ اور اگر کسی طرح ماننا چاہتے ہی نہیں۔ اور اپنے دین پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اپنے ہی خیالات پر قائم رہنا چاہتے ہو تو آپ سے صلح کر لو اور اپنے وطن کو لوٹ جاؤ۔ چنانچہ یہ لوگ یہ صلاح مشورہ کرکے پھر حاضر دربار نبوی ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ سے ملاعنہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ آپ اپنے دین پر رہیئے اور ہم اپنے خیالات پر رہیں...... صحیح بخاری شریف میں بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نجرانی سردار عاقب اور سید ملاعنہ کے ارادے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن ایک نے دوسرے سے کہا یہ نہ کر۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہیں اور ہم نے ان سے ملاعنہ کیا تو ہم اپنی اولادوں سمیت تباہ ہو جائیں گے۔"

(تفسیر ابن کثیر (اردو) جلد اول پارہ سوم زیر تفسیر سورۃ آل عمران آیت مباہلہ صفحات ۷۰ تا ۷۱)

اس حقیقت (کہ قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کی دعوت دینے کا حقدار مامور من اللہ ہونے کا دعویدار یا اس کا خلیفہ جو اس کا نائب ہوتا ہے ہی ہو سکتا ہے) کو سمجھنے کے لئے لعان کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ قرآن کریم میں "مباہلہ" اور "لعان" کی اصطلاحیں دو الگ الگ معنوں میں استعمال ہوئی ہیں۔ کیونکہ "لعان" کا تعلق میاں بیوی تک محدود ہوتا ہے لیکن اس کے بالمقابل مباہلہ کے معاملہ کا تعلق خدا اور اس کے اس بندے کے درمیان ہوتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ تو اس زمانے کا مامور ہے اور وہ اپنے اس دعویٰ کی صداقت کے لئے اپنے مخالفین کو دعوت مباہلہ دیتا ہے۔ تاہم لعان کی حقیقت کو سمجھ لینے سے مباہلہ کی حقیقت بہاں خوب کھل کر سامنے آ جائے گی چنانچہ جمہور فقہائے (قرآن کریم کی روشنی میں) لعان کی تعریف یہ بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی خاوند اپنی بیوی پر

الزام لگائے کہ اس کی بیوی زانیہ اور بدکار ہے۔ اور یہ دعویٰ کرے کہ اسے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یا یہ دعویٰ کرے کہ اس کا موجود حمل اس کا نہیں بلکہ یہ زنا کا نتیجہ ہے۔ اب چونکہ بنص قرآن کریم کسی پر زنا کا الزام ثابت کرنے کے لئے قاضی وقت کے سامنے چار گواہوں کا پیش ہو کر گواہی دینا ضروری ہے۔ (سورۃ نور آیت ۴) اور چونکہ لعان کا معاملہ صرف خاوند اور بیوی کے درمیان ہوتا ہے اور اس الزام کی صحت کے لئے کوئی تیسرا شخص اس کا گواہ نہیں ہوتا۔ اس لئے مدعی یعنی الزام لگانے والے شوہر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے الزام کی صحت کے لئے چار گواہوں کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے چار دفعہ اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے یہ کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اپنے اس بیان میں سچا ہوں اور پانچویں گواہی میں یہ کہے کہ اگر وہ اپنے بیان میں جھوٹا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (سورۃ نور آیات ۶ تا ۷) اس کے بعد خاوند کے اس دعویٰ کے بالمقابل بیوی اپنی برات میں چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کا خاوند اس بیان میں جھوٹا ہے اور پانچویں قسم اس طرح کھائے کہ اگر اس کا خاوند اپنے الزام میں سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو (سورۃ نور آیت ۸، ۹) چنانچہ صحاح ستہ اور دوسری کتب احادیث و تفاسیر میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ہلال بن امیہ اور ان کی بیوی کے درمیان لعان ہوا جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تفریق کرا دی اور حکم دیا کہ پیٹ میں جو بچہ ہے وہ ماں کی طرف منسوب ہے۔ وضع حمل کے بعد جب بچہ دیکھا گیا تو تصدیق ہو گئی کہ وہ اپنے ماں باپ پر نہیں ہے بلکہ جس شخص سے فعل زنا کرانے کا عورت پر الزام لگایا گیا تھا اس کے مطابق ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قسمیں نہ ہو چکی ہوتیں (یا دوسری روایات کے مطابق اگر خدا کی کتاب پہلے ہی فیصلہ

نہ کر چکی ہوتی) تو اس عورت سے بری طرح پیش آتا۔"

(صحیح بخاری کتاب التفسیر زیر تفسیر سورۃ نور)

یہ ہے لعان کی حقیقت جس کے لئے دو انسانوں یعنی میاں اور بیوی کے درمیان ہونے والے ایک امر کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ جس کے بعد کسی شخص کو اجازت نہیں ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک فریق کو دنیا میں سزا دے خواہ وہ جھوٹا ہی ہو (کیونکہ یہ تو ظاہر بات ہے کہ ہر دو فریق میں سے ایک تو لازماً جھوٹا ہوتا ہے) جیسا کہ محولہ بالا روایت میں سنت رسول سے ثابت ہے کیونکہ لعان کے بعد ہر دو فریق (یعنی میاں اور بیوی) کا فیصلہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(آثار امام شافعی (اردو ترجمہ) صفحہ ۹۰ تا ۹۲ مصنفہ محمد ابو زہرہ)

پس چونکہ مباہلہ کا معاملہ بھی اللہ اور اس کے بندے (جو دعویٰ کرتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام خبر دی ہے کہ وہ اس زمانے کا مامور ہے) کے درمیان ہوتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قانون مقرر فرمایا ہے کہ جو بھی ذی ہوش شخص خدا تعالیٰ کے حکم اور اذن کے بغیر از خود خدا تعالیٰ کی طرف سے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا اور ہلاک کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ترین بندے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝

ترجمہ:۔ اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ پھر اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔ (سورۃ الحاقہ آیات ۴۵ تا ۴۸)

مندرجہ بالا آیات قرآنی کی رو سے چونکہ مامور من اللہ ہونے کے دعویدار کا معاملہ سراسر اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اس لئے اگر وہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ آپ ہی آپ مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی سزا دنیا میں کوئی شخص دے ہی نہیں سکتا بلکہ اس کی سزا کا کوئی شخص تصور بھی نہیں کر سکتا جس سزا کا خدا تعالیٰ ان آیات قرآنی میں ذکر فرما رہا ہے۔ اس لئے اگر وہ مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ دار فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال ضرور اسی پر پڑے گا اس لئے اس دعویدار کی جزا سزا کا معاملہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ پس محولہ بالا آیات قرآنی نیز سورۃ البقرہ: ۹۵-۹۶- آل عمران: ۶۲ اور سورۃ جمعہ کی آیات ۶، ۷ کی رو سے یہ مدعی مامور من اللہ کا حق ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے انہیں دلائل و براہین دینے کے بعد (جیسا کہ آیت مباہلہ کے الفاظ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ - یعنی "اب جو شخص تیرے پاس علم (الٰہی) آ چکنے کے بعد تجھ سے اس کے متعلق بحث کرے" ہی سے ثابت ہوتا ہے) قرآن کریم کے مطابق دعوت مباہلہ دے۔ یہاں یہاں یہ امر واضح رہے کہ کسی مامور من اللہ یا نبی کا خلیفہ بھی چونکہ اس مدعی مامور من اللہ کا نائب ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی اس کے دعویٰ کو ہی بنیاد بنا کر اس کے دعویٰ کی صداقت کے لئے دعوت مباہلہ دے سکتا ہے) اسی طرح چونکہ قرآن کریم سے ہی ثابت ہے کہ جو شخص بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور یا ملہم من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور چونکہ اس کی سزا کا معاملہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو سورہ یونس آیت ۱۷، الحاقہ آیت ۴۵ تا ۴۸)۔

اس لئے اگر کوئی شخص مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو لوگوں کو چاہیئے کہ اس کی تکذیب اور مخالفت سے باز رہیں بصورت دیگر اگر وہ استہزاء اور مخالفت سے باز نہ آئیں تو اس پر مدعی کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو دعوت مباہلہ دے۔ تب مدعی مامور من اللہ کے مخالفین کا بھی یہ

حق ہے کہ باقی وہ مخالفت سے باز آجائیں ورنہ وہ بھی مباہلہ کر چیں۔ (باقی آئندہ)

چوتھی اور آخری قسط

جماعت احمدیہ بھارت میں صد سالہ جشن تشکر کی شاندار تقاریب

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے سیکرٹری صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان)

۱۴۔ ناصر آباد کشمیر بچوں کے پروگرام :۔ خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔ اور خدام کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اطفال و ناصرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جوبلی تقریب میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

۱۵۔ اندورہ کشمیر غرباء و مساکین :۔ ایک اسکول کے مستحق اٹھارہ طلباء کو تین صد روپے کی کاپیاں و قلم خرید کر کے تقسیم کئے گئے اور ایکصد پچاس روپے کے کپڑے خرید کر غرباء کو دیئے گئے۔ علاوہ اس کے دوسری اشیاء بھی غرباء و مساکین میں تقسیم کی گئیں۔ جن کی قیمت پانچصد روپے تھی۔

۱۶۔ انارسی ضلع مرشد آباد بنگال (یوپی) جلسہ یوم مسیح موعود :۔ ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔

بچوں کے پروگرام :۔ اطفال کے علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ اور ان میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۱۷۔ ریشی نگر کشمیر جلسہ یوم مسیح موعود :۔ تمام احباب جماعت نے یاری پورہ میں وہاں کی جماعت کے ساتھ مل کر جلسہ منایا۔

غرباء و مساکین :۔ ایک خادم نے خون کا عطیہ دیا۔

۱۹۔ کالا بن نوپارکہ۔ پونچھ جلسہ یوم مسیح موعود :۔ ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

غرباء و مساکین :۔ غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

ہجرت ۱۳۶۸ تا ۳۰ جون ۱۳۷۱ ہش بمطابق
(مئی ۱۹۸۹ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۲ء)

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو مناسب رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ عثمان آباد

صدر .... مکرم عبد العظیم صاحب
سیکرٹری مال .... ” عبد اللطیف صاحب
” تبلیغ و تربیت .... ” ڈاکٹر بشارت احمد صاحب
” ضیافت .... ” عبد الحمید صاحب

جماعت احمدیہ کڈلاؤ

صدر .... مکرم اے طاہر صاحب
سیکرٹری مال .... ” وی پی عاشق صاحب

سیکرٹری تبلیغ و تربیت .... مکرم پی کے نجیب صاحب
” تعلیم .... ” پی پی عبد المجید صاحب
” تحریک جدید و وقف جدید .... ” ٹی پی عبد الحئی صاحب
” ضیافت .... ” وی پی عبد الحئی صاحب

جماعت احمدیہ چیناکارہ

صدر .... مکرم اے بشیر الدین صاحب
سیکرٹری مال .... ” کے منیر صاحب
” تبلیغ .... ” ٹی انس صاحب
” تعلیم و تربیت .... ” اے ناصر صاحب
” ضیافت .... ” ایم ایم سلیمان صاحب

جماعت احمدیہ سورن کڈی

صدر .... مکرم این محی الدین کٹی صاحب
سیکرٹری مال .... ” افتخار الدین صاحب

جماعت احمدیہ چیتھ پیریم

صدر .... مکرم سی محمد ماسٹر صاحب
سیکرٹری مال .... ” سی کے ناصر صاحب
” امور عامہ و رشتہ ناطہ .... ” سی کے عمران صاحب
” تعلیم و تربیت و تبلیغ .... ” کے پی عبد الحق صاحب
” ضیافت .... ” پی عبد الکریم صاحب
” لوکل .... ” پی حمزہ صاحب

جماعت احمدیہ ترور

صدر .... مکرم پی ایم عبد اللہ صاحب
سیکرٹری مال .... ” پی محمد صاحب
” تبلیغ .... ” کے احمد صاحب
” تحریک جدید .... ” وی پی ابو بکر صاحب

جماعت احمدیہ کوچین

صدر .... مکرم کے عبد السلام صاحب
نائب صدر .... ” ڈی اے حسین صاحب
جنرل سیکرٹری .... ” پی ایم عبد اللطیف صاحب
سیکرٹری مال .... ” پی ایم یوسف صاحب
” تبلیغ و تربیت .... ” پی ایچ ناصر صاحب
” تحریک جدید و وقف جدید .... ” پی ایم شریف صاحب
” تعلیم .... ” کے عبد الکریم صاحب
” جائیداد .... ” ایم اے راشد صاحب
” ضیافت .... ” کے عبد القادر صاحب
” رشتہ ناطہ .... ” کے اے اقبال صاحب

جماعت احمدیہ سبجان

صدر .... مکرم فرزند علی صاحب
سیکرٹری مال .... ” شاکر علی صاحب
” تبلیغ .... ” حمید خان صاحب
” امور عامہ .... ” یحیٰی خان صاحب
” ضیافت .... ” عبد الجبار صاحب

قسط دوم

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے تاثرات

ننکانہ صاحب (ضلع شیخوپورہ - پاکستان) سے مکرمہ امۃ النصیر سلطان صاحبہ لکھتی ہیں :-

"پیارے آقا! مجھے ۱۲؍اپریل کے روز احمدیت کا عہد پڑھنے کا بہت لطف آیا اور ہم لوگ اپنی جان، مال، اولاد، وقت، ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ میں نے اپنے خاوند کو مسجد کی حفاظت کے لئے بھیج دیا۔ رات بھر میرے ابا جان اکیلے مسجد میں رہے۔ میں نے صبح ہی اپنے خاوند کو مسجد بھیج دیا اور کہا ہم سب کا خدا حافظ۔ میری والدہ اپنے گھر میں دو بیٹیوں کے ساتھ اکیلی گھر میں اور میں اپنے چھوٹے چھوٹے چار بچوں کے ساتھ اکیلی تھی۔ ہم مرزا الطاف الرحمان کے گھر میں تھے۔ کافی بڑا جلوس گھر سے نکل کر آ گیا۔ باہر کا دروازہ توڑ دیا اور چار دیواری گرا کر صحن میں اینٹوں کی بارش شروع کر دی۔

پیارے آقا! میں نے اندر کے دروازے بند کر دیئے۔ انہوں نے کھڑکیاں، دروازے توڑ کر اندر آگ لگا دی۔

پیارے حضور! جب کھڑکیوں کے دروازے شیشے توڑ رہے تھے میرے بچے ڈر سے چار پائیوں کے نیچے گھس گئے۔ انہوں نے چار پائیوں کو آگ لگا دی۔ پھر میں نے جلدی سے بچوں کو ایک کونے میں بٹھا دیا۔ بچوں کے اوپر شیشے برس رہے تھے لیکن خدا نے بچوں کو گھیر دیا تھا۔ بچے ڈر سے چیخ چیخ کر رو رہے تھے لیکن ظالم کہہ رہے تھے۔ بچوں کو آگ میں پھینکو۔ لیکن آگ جلانے والوں میں سے ایک فرشتہ اُٹھا۔ وہ ایک آدمی بچوں کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا۔

پیارے حضور! میری پسلیوں کے اوپر زور سے ٹکر لگی لیکن میں نے ظالموں کے سامنے ایک آنسو تک نہیں بہایا۔ میرا بڑا بیٹا اظہر احمد خیری جماعت کا طالب علم ہے۔ وہ کہہ رہا تھا امی جان! گھبرائیں نہیں۔ کچھ نہیں ہوتا لیکن خدا کی قدرت! اتنے بڑے ہجوم سے پولیس نے نکال دیا۔ لیکن جب میں گھر سے باہر نکلی میرے سر کا دوپٹہ بھی جلا ہوا تھا۔ تھوڑا سا سر کے اوپر تھا۔

پیارے آقا! جب میں ابا جان کے گھر کے قریب پہنچی اُن کے گھر میں آگ لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہمسایہ کے گھر پناہ لی ہوئی تھی۔ میں بھی بچوں سمیت اُن کے گھر کمروں میں بند ہو گئی۔ لیکن پیارے حضور! بچے بہت گھبرائے ہوئے تھے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کر رہے تھے ...."

اللہ تعالیٰ ان سب کو ... امۃ النصیر سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب کا صاحبزادی ہیں مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب محلہ کیارہ صاحب ... نمبر ... ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

درخواست ہائے دُعا

★ مکرم عبد الواحد صاحب شاہجہانپور نے اعانت بدر میں مبلغ ۵۰؍ روپیہ ادا کئے ہیں۔ ان کی بہن حمیدہ خاتون صاحبہ تقریباً ۲ ماہ سے بریلی مشن ہسپتال میں ریڑھ کے منکوں کی تکلیف کی وجہ سے داخل رہی ہیں۔ اب گھر واپس آ گئی ہیں۔ ان کی کامل صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

★ مکرم کے ایم شیخ صاحب SHIRUR سے لکھتے ہیں کہ میری بچی اسمہ عبید اس سال میٹرک کا امتحان دے چکی ہے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (ادارہ)

ضروری اعلان

دفتر وقف جدید کے تحت بطور معلم خدمت سلسلہ بجا لانے کا شوق رکھنے والے احباب جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک (سیکنڈ ڈویژن) ہو اور جو قرآن مجید ناظرہ اور اردو پڑھ لکھ سکتے ہوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت کی تصدیق نیز تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول کے ساتھ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مورخہ ۱۵؍۷؍۸۹ تک ناظم وقف جدید کے نام ارسال کریں۔ جو نوجوان دفتر کے معیار پر پورے اُتریں گے اور اُن کا انتخاب خدمت کے لئے ہو جائے گا۔ تو انہیں مرکز میں آنے کی اطلاع بھجوا دی جائے گی۔

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) عمر (۴) اگر پیدائشی احمدی نہیں تو تاریخ بیعت (۵) شادی شدہ ہیں یا مجرد (۶) اگر شادی شدہ ہیں تو کتنے بچے ہیں۔ (۷) گذارہ کی موجودہ صورت کیا ہے۔ (۸) اگر کسی خاص کام کا تجربہ ہے تو اس کا ذکر (۹) مکمل پتہ۔

ناظم وقف جدید قادیان

دورہ جات نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل نمائندگان بھارت کے مختلف صوبہ جات کا مندرجہ ذیل تاریخوں سے فالو دورہ فرما رہے ہیں یہ نمائندگان سابقہ حسابات کی جانچ پڑتال کے علاوہ چندہ جات مجلس، اجتماع، مشکل وغیرہ ایمان خدمت کی وصولی فرمائیں گے۔ جملہ قائدین کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہمارے نمائندگان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے۔

نمائندگان ساتھ کے ساتھ اپنے پروگرام کے متعلق قریبی مجلس کو اطلاع دیتے رہیں گے۔

نام نمائندہ	تاریخ روانگی	صوبہ جات
مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد	۱؍۷؍۸۹	کیرالہ
" قاری نواب احمد صاحب گنگوہی	۴؍۷؍۸۹	آندھرا، کرناٹک، بمبئی، مدراس
" مولوی جلال الدین صاحب نیر	۷؍۷؍۸۹	یوپی، بہار
" مبشر احمد صاحب بٹ	۲؍۷؍۸۹	کیرالہ، مدراس، اڑیسہ، بنگال، بہار، یوپی

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دُعا

★ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور مبلغ پچیس روپیہ اعانت بدر کی مد میں ادا فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ موصوف کے چھوٹے بیٹے عزیز محمد انیس قریشی کا عنقریب امتحان شروع ہو رہا ہے عزیز موصوف کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور صحت و سلامتی خیر و برکت کے لئے درخواست دُعا ہے۔

★ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ عزیزم مولوی مقبول احمد ذبیح صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم لوساکا۔ زیمبیا۔ مغربی افریقہ علیل ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ میدان تبلیغ میں زیادہ بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے آمین۔

اخبار قادیان

قادیان ۲۴ احسان (جون) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ منگلور۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بھونیشور (محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بھونیشور کی کانفرنس میں شرکت نہیں فرما سکیں) میں منعقد ہونے والی جشن تشکر کی عظیم الشان کانفرنسوں میں شرکت کے بعد دہلی کا دورہ کرتے ہوئے ۲۲؍۶؍۶۹ کو بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ

● ۔ مقامی طور پر درویشان کرام اور احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ

درخواست ہائے دعا

● ۔ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان) کی اہلیہ صاحبہ کا پتھری کا خطرناک اپریشن ہوا ہے۔ وہ بہت کمزور ہیں۔ ڈاکٹر معالج کے نزدیک تشخیص دیر سے ہوئی ہے۔

● ۔ مکرم مبین صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) کا بارہ سالہ بچہ دونوں گردے خراب ہونے سے شدید بیمار اور کلکتہ میں زیر علاج ہے۔

احباب سے ہر دونوں کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین

● ۔ عزیز سید نسیم احمد متعلم مدرسہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم سید معین احمد صاحب آف سرلو نیا گاؤں اڑیسہ عرصہ ایک سال سے دائیں پیر کے کولہے کی ہڈی کی تکلیف سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ باوجود ہر ممکن علاج کے افاقہ نہ ہوا اب کٹک کے ماہر ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ دہلی سے ہڈی تبدیل کرنے پر ہی علاج ہو سکتا ہے۔

موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

● ۔ مکرم عبدالوہاب صاحب (رشی نگر) حال فرید آباد سے تحریر

فرماتے ہیں۔ خاکسار نے چونکہ ایک نئی جگہ دوبارہ شروع کیا ہے اس میں کامیابی اور برکت کے لئے خاکسار کی بہت تشویش ہے۔ بچوں کی پڑھائی میں کامیابی کے لئے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے بھائی بہنوں کے مالی و برکت کے لئے ان کی صحت و سلامتی کے لئے نیز خاکسار کے سب بچے بچیوں کو محض اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ادارہ)

درخواست دعا

دو تین روز سے خاکسار کی طبیعت بوجہ سینہ میں بوجھ کے مضمحل ہے کھانا اور پانی نگلتے وقت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق پہلے سے انجینا کی شکایت ہے۔ جس کا علاج چل رہا ہے۔ علاج کے طویل ہونے کے باعث مالی دباؤ بھی بہت زیادہ بڑھ گیا ہے یوں بھی مالی حالت بہت کمزور ہے جس کے باعث میں ماہر معالجین کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ پس سب حیلے جاتے رہے ہیں اب صرف ایک حضرت تواب ہیں۔ جو شافی مطلق اور قادر کل ہیں۔ پس احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ہی دردمند دل سے یہ بے بس و بیکس حقیر وجود عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ نہایت ہی توجہ اور درد سے دعا کی جائے۔ کہ وہ شافی مطلق محض اور محض اپنے فضل خاص سے معجزانہ طور پر کلی صحت عطا فرمائے اور اس لائق کر دے کہ جتنی بھی زندگی ہے سلسلہ کی خدمت میں صرف ہو۔ اور اس عاجز کو نافع الناس بنائے۔ آمین

فقط والسلام خاکسار

منظور احمد آف گھنوکے جبہ درویش قادیان

درخواست دعا

محترمہ والدہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کامل و عاجل شفایابی اور والد صاحب کی جملہ مشکلات سے رہائی نیز اپنی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار حافظ شریف الحسن

متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: محمد الرحیم و عبدالرؤف مالکان جمشید ساڑی ٹمارٹ۔ تالچر پور۔ کٹک۔ (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ

پیش کرتے ہیں:۔ بانی پولیمرز کلکتہ۔ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز:۔ ۵۲۰۶ / ۵۱۳۲ / ۴۰۲۸ / ۴۳۴

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ رانچی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۹/۵/۸۹ کو موصوف نے مکرم عزیزم مقبول احمد صاحب ابن مکرم عمیر الدین صاحب آف ہسری ضلع رانچی کے نکاح کا اعلان عزیزہ ناہیدہ بیگم بنت مکرم تاج علی صاحب آف جمشید پور سے مبلغ ۳۰۰۰ تین ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی روز ہسری سے بارات جمشید پور پہنچی اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا و ۳۰/۵/۸۹ کو مکرم عمیر الدین صاحب نے ہسری میں اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کی جس میں تیس سے زیادہ افراد نے شرکت فرمائی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH - 275475
RESI - 273903
CALCUTTA - 700073

اِستادنیوک
اسلم تسلم
اسلام لا تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا
محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE - 27923
THE JANTA
CARD BOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15 PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072

اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES
FIREWOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
PO VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH = OFFICE 6348179
RES: 6289389. BOMBAY - 400099

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANT HOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE - NO 76360
74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۶۳۲۹۹

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیش کردہ} کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، اسٹاکسٹ جیون ڈریسنر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.:- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 560002.
PHONE:- 605558.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:۔ ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے!

(ملفوظات حضرت مسیح موعود)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

Regd. No P. GDP 6

The Weekly Badr QADIAN 143516

Phone No 35

29 JUNE 1989

QURAN-E-MAJEED NUMBER

PRICE Rs. 4-00.

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE : *AUTOMOTIVE*

طالبانِ دعا:۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Title Printed at HAMDARD PRINTING PRESS JALANDHAR